عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں کیک کاٹنے کا حکم

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

آج کل لوگ بارہ ربیع الاول پر بڑے بڑے کیک لاکر کاٹتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ انگریزوں کے طریقے کے ساتھ مشابہت نہیں ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بارہ ربیع الاول کے موقع پر میلاد شریف کی خوشی میں کیک کاٹنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں کہ خوشی کے موقع پر کیک کاٹنا فی نفسہ ایک جائز کام ہے، نیز خوشی کے موقع پر کیک کاٹنا مسلمانوں میں بھی رائج ہے، لہٰذا یہ ایسا طریقہ نہیں کہ جو کفار کے ساتھ خاص ہو، جبکہ قوانین شرع کی رو سے جو چیز کفار کا شعار خاص ہو، وہ مسلمان کے لیے اپنانا ممنوع ہوتا ہے۔

البتہ اس میں اس بات کا خیال ضروری ہے کہ کیک (cake) پر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نام مبارک، کعبہ معظمہ یا گنبد خضریٰ کا نقشہ بنا کر اس پر چھری چلانا، اس کو کاٹنا ادب کے خلاف ہے، اس میں یہ قباحت ہے کہ لوگ کہیں گے، کیک کاٹنے والے نے گنبد خضریٰ یا کعبہ معظمہ کو کاٹ دیا، ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا، ان کو کھا لیا، معاذاللہ۔ اور حکم شرع یہ ہے کہ جس طرح آدمی کے لئے برے کام سے بچنا ضروری ہے، یونہی اسے برے نام و بری نسبت سے بھی بچنا چاہیے۔

کسی قوم سے مشابہت اختیار کرنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”من تشبہ بقوم فھو منھم“

ترجمہ: جو کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے، تو وہ انہیں میں سے ہے۔ (سنن ابی داؤد، جلد4، صفحہ 78، حدیث: 4031، مطبوعہ ہند)

بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

"أي: من شبه نفسه بالكفار مثلا في اللباس وغيره، أو بالفساق أو الفجار أو بأهل التصوف والصلحاء الأبرار (فهو منهم): أي فی الاثم والخير"

ترجمہ: یعنی جس نے اپنے آپ کو کفار کے مشابہ کیا، مثلا لباس وغیرہ میں یا فساق وفجار کے مشابہ کیا یا صوفیا، صلحا اور نیک لوگوں کی مشابہت اختیار کی، تو وہ اُنہی کے ساتھ ہوگا، یعنی (بُروں کے ساتھ) گناہ میں اور (اچھوں کے ساتھ) نیکی میں۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد7، صفحہ2782، حدیث: 4347، دارالفکر، بیروت)

امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: "تشبہ وہی ممنوع و مکروہ ہے، جس میں فاعل کی نیت تشبہ کی ہو یا وہ شے ان بدمذہبوں کا شعارِ خاص یا فی نفسہ شرعاً کوئی حرج رکھتی ہو، بغیر ان صورتوں کے ہرگز کوئی وجہ ممانعت نہیں۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد24، صفحہ534، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی رضویہ میں ہے "آدمی کو جیسے بُرے کام سے بچنا ضرور ہے یوہیں برے نام سے بھی بچنا چاہیئے۔ غیر جاندار کی تصویر بنانی اگرچہ جائز ہے، مگر دینی معظم چیز مثل مسجد جامع وغیرہ کی تصویروں میں انہیں توڑنا اور کھانا خلاف ادب ہوگا اور وہی بری نسبت بھی لازم آئے گی کہ فلاں شخص نے مسجد توڑی، مسجد کو کھالیا۔" (فتاوی رضویہ، ج24، ص560، رضا فاونڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4152

تاریخ اجراء: 01 ربیع الاول 1447ھ/26 اگست 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net